قول متین

در ابطال حرکت زمین

مصنفه سید احمد خان منصف شاهجهان آباد

حرسها الله عن الفساد

مطبوعه مطبع سید الاخبار باهتمام سید عبد الغفور

سنه ۱۲۶۵ هجری نبوی صلعم
۱۸۴۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اور اللہ کے رسول کی حمد و نعت کے بعد یہہ التماس ہی کہ اندنون
مین بعضے احباب نے یہہ خواہش کی کہ گردش زمین کے بطلان
پر کچھہ دلیلین لکھی جاوین تاکہ لوگ اس سر گردانی سے کہ آیا زمین
کو گردش ہی یا آسمان کو کنارہ سکون پر پہونچ کر آرام سے بیٹھین
اسواسطے یہہ خاکسار ایک تقریر مختصر بطلان حرکت زمین پر بیان کرتا
ہی اوسکو کان دہر کر سنئے اور یہہ بہی جان لیجئے کہ بعضی کتابون مین

کتابون مین جو یہہ بات لکہی ہی کہ زمین کی وضعی بطی حرکت کے بطلان پر
کوئی دلیل قایم نہین ہوئی تو اوسکا مطلب صرف اتنا ہی کہ قواعد علم ہیئت
یا اعمال رصد سے بطلان حرکت ارض پر کوئی دلیل قایم نہین ہوئی
نہ یہہ کہ فی نفسہ اوسکے بطلان حرکت پر کوئی دلیل نہین بلکہ موافق
قواعد عقلیہ حکمیہ طبعیہ کے زمین کی مطلق حرکت کے بطلان پر دلیلین
قایم ہین جنکا مرتفع ہونا نہایت کٹھن بلکہ غیر ممکن ہی اور یہی سبب ہے
کہ یونانی حکیم زمین کی گردش کے قایل نہین ہوئے الا ماشاء اللہ
اور جو لوگ کہ گردش زمین کے قایل ہین اونکے کان تک وہی اعتراض
پہونچے ہین جنکو خود یونانی حکیمون یا اونکے متبعون نے رد کر دیا ہے
اور یہہ امر زیادہ تر اونکے یقین کا باعث ہوا اسواسطے مناسب
معلوم ہوتا ہی کہ پہلے اون اعتراضون کو مع اونکے جوابون کے

بیان کردون تاکہ پہر کوئی اس مغالطہ مین نہ پڑے بعضی لوگ کہتے
ہین کہ اگر زمین کو گردش ہی تو چاہیئے کہ جو پتہر سیدہا اوپر کو
اوچہالین تو پہر وہ پتہر سیدہا وہان آکر نہ پڑے جہان سے کہ
اوچہالا تہا بلکہ مغرب کیطرف گرے کیونکہ جتنی دیر مین کہ پتہر اوپر گیا
اور نیچے آیا اوتنی دیر مین زمین مشرق کیطرف چلی گئی ہی اور
اسیطرح اگر دو پتہر ایک جانب شمال اور ایک جانب جنوب بخط مستقیم
پہینکے اور جہانکہ وہ پتہر جاکر گرین تو اون دونو کے گرنے کی جگہ اور پہینکنے کی
جگہ برخط مستقیم نہ کہچ سکیگا کیونکہ جتنی دیر مین کہ دونو پتہر جاکر زمین پر
گرے ہین اوتنی دیر مین زمین حرکت کر گئی ہی اور اسیطرح جو چیز
کہ زمین کی اوس سمت کو اوڑکر حرکت کرے جس سمت کو زمین حرکت
کرتی ہے تو چاہیئے کہ اوس اوڑنے والی متحرک چیز کی حرکت سست معلوم

معلوم ہوا اور جو چیز کہ اوسکی مخالف سمت پر اوڑکر حرکت کرے تو چاہئے
کہ اوسکی حرکت بہت تیز اور جلد معلوم ہو بلکہ زمین کی حرکت ماننے سے
یہہ لازم آتا ہی کہ کوئی چیز اوڑتی ہوئی مشرق کیطرف جاتی ہی معلوم نہو کیونکہ
مشرق کیطرف تو اوڑان چیز کا جانا جب معلوم ہو تب اوسکی حرکت زمین
کی حرکت سے بڑہتی ہوا اور جہانتک کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ زمین سے
زیادہ تیز رو ہو کیونکہ اگر زمین کی حرکت مان لیجاوے تو ایک گہنٹہ مین
ہزار میل زمین کا چلنا ماننا جاویگا پس ایسی تیز رو کونسی چیز ہی جو اوس سے
بہی زیادہ جلد چلے بلکہ اس سے تو یہہ لازم آتا ہی کہ جو چیز کہ اوڑکر مشرق
کو جاوے مغرب کیطرف چلتی ہوئی معلوم ہو کیونکہ اوڑنے والی
چیز زمین سے جسمقام پر سے اوڑی ہی وہ مقام بسبب تیزی رفتار
زمین سے بہت آگے بڑہ جاویگا اور وہ اوڑنے والی چیز پیچہے

رہتی جاویگی اور مغرب کیطرف چلتی ہوئی معلوم ہوتیں اور یہہ سب
باتین تجربہ سے خلاف ہین تو معلوم ہوا کہ یہہ لازم باطل ہی تو ملزوم یعنی
گردش زمین کی جس سے یہہ سب باتین لازم آتی تہین وہ بہی باطل ہے
اور اسی قسم کی اور بہت سی باتین بنایا کرتے ہین لیکن ان لوگون نے
ان سب اعتراضونکو خود حکماء یونان اور اونکے متبعون نے نہین مانا
اور یہہ جواب دیا کہ ہوسکتا ہی کہ زمین کی حرکت سے سبب ہوا بہی
اون سب چیزون سمیت جو کہ اوسمین ہین حرکت کرتی ہو تو یہہ سب
چیزین جو کہ ہوا مین ہین زمین کی حرکت سے برابر اوسیطرف کو جسطرح
کہ زمین حرکت کرتی ہی بالعرض حرکت کرتی ہون جیسکہ فلک الافلاک
کی حرکت سے ذوات الاذناب کی حرکت مانی گئی ہی اور جواب سوال
کہ انکی حرکت پر ہین اونکے بیان کرنیکا یہہ موقع نہین غرضکہ زمین کی

کی حرکت قبول کرنے کے سبب وہ سب چیزین زمین کی جسمقام سے
جدا ہوئی ہین اوسکے محاذات کو نہ چہوڑینگی مگر بقدر اپنی ذاتی حرکت
کے اور جب یہہ بات ٹہر گئی تو اب ان اعتراضون مین سے کوئی اعتراض
بہی باقی نرہا اس جواب پر بعضی لوگون نے پہر اعتراض کیا ہی کہ ہم
یہہ بات نہین مانتے کہ زمین کے ساتھہ ہوا اور جو کچھہ کہ ہوا مین ہی
چلا چلتا ہی اسواسطے کہ اگر یہہ بات ہوتی تو چہوٹے بڑے پتہر ایک
حال پر نہ گرتے اسواسطے کہ بڑے پتہر مین تو ہوا کی حرکت کم اثر
کرتی اور چہوٹے پتہر مین بہت اثر کرتی تو بڑا پتہر چہوٹے پتہر کی نسبت
غرب کیطرف کرتا اور یہہ بات نہین ہوتی تو معلوم ہوا کہ زمین کے ساتھہ
ہوا بہی حرکت نہین کرتی اور جب ہوا نے حرکت نکی تو جو کچھہ کہ اوسمین ہے
وہ بہی حرکت نہین کرتی مگر اس اعتراض کو بہی حکماء یونان نے نہین مانا

اور یون اسکا جواب دیا کہ یہہ تفاوت جب ہوتا جب ان دونو ٹہرونکی
حرکت قسری جو ذاتی کی قسم ہی مانی جاتی حالانکہ انکی حرکت عرضی
مانی گئی ہی جو ذاتی کے مقابل ہی یعنی یون کہا گیا ہی کہ ہوا کے
ساتھ چلنے سے چلتے ہین اور عرضی حرکت مین کچھہ تفاوت چھوٹے
بڑے ہونیمین نہین ہو سکتا کیونکہ اگر ایک کشتی مین بہت اچھا
تیز رو گہوڑا کھڑا ہو اور اوسی کشتی مین ایک بچاری شکستہ پا
جون بیٹھی ہو تو وہ دونو کشتی کے چلنے کے سبب برابر
چلینگے کچھہ تفاوت نہین ہونیکا علاوہ ان قدیم اعتراضون کے
اندنونمین ایک نیا اعتراض بطلان حرکت ارض پر سُننے مین آیا
کہ نہ کبھی اوس اعتراض کو کسی کتاب مین آنکھہ سے دیکھا تہا اور
نہ کبھی کان سے سنا تہا آنکھہ اور کان تو درکنار کبھی وہم

کبہی وہم و گمان بہی نہ آتا تہا معلوم نہین کہ کس معلم اول اور حکیم اکمل
نے یہہ اعتراض کیا ہی اگرچہ اوس اعتراض کا اعادہ بہی خالی
نادانی سے نہین مگر لاچار تقریبا بیان کیا جاتا ہی کہ بعضی معترض
یہہ اعتراض کرتے ہین کہ اگر زمین کو گردش ہوتی تو تمام شہر اور
مکانات بہی متحرک ہوجاتے اور گردش مین آجاتے اور دلی اکبرآباد مین
چلی جاتی اور اکبرآباد الہ آباد مین اور دلی کی جامع مسجد متہرا مین چلی جاتی
اور متہرا کی عبدالنبی خان کی مسجد اکبرآباد مین جا پہنچتی اور اکبرآباد
کا تاج بی بی کا روضہ الہ آباد جا داخل ہوتا یہہ اعتراض کا ایک ہی
ظرافت ہی اور اسکے جواب کیطرف متوجہ ہونا سفاہت اسواسطے
صرف اسی بیان پر اکتفا کیا گیا مگر ہان البتہ اتنا دل چاہتا ہی کہ اگر
اس اعتراض کا معترض ملے اوس سے پوچھون کہ میان صاحب تمہارے

چلنے مین کبھی ایسا بھی ہوا ہی کہ تمہارا سر بازو نہین لگا ہو اور تمہاری
ناک منہہ اور تمہارا ہات کو ہلے مین اور تمہاری ٹانگ مونڈھے
مین اگر یہہ نہین ہوا تو آپ بچاری غریب بڑی زمین کے انجر پنجر
کیون ہلا دیتے ہین غرضکہ جو باطل اعتراض بطلان حرکت زمین کے
لوگون کے ذہن مین ہین اونکے باطل ہونیکے سبب اون لوگون
کو حرکت زمین پر زیادہ یقین ہوتا جاتا ہی اور یون سمجھتے ہین کہ ان
اعتراضونکا بطلان یونانی حکما کے ذہن مین نہین آیا اور یہہ بات
غلط ہی بلکہ ان اعتراضون کو خود حکماے یونان نے باطل سمجھکر کہا
ہی اور جس سبب سے کہ وہ لوگ حرکت ارض کے قایل نہین تھے وہ اور
ہی سبب ہی کہ اگر اوسپر انصاف سے نظر کیجاوے تو حرکت ارض کا
باطل ہونا ایسا صاف روشن ہوجاوے جیسکہ چلچلاتی دہوپ مین

دہوپ مین آفتاب سنا گیا ہی کہ جناب غفران مآب مولانا مولوی شاہ
رفیع الدین علیہ الرحمہ برادر جناب جنت مآب مولانا شاہ عبدالعزیز
رحمۃ اللہ علیہ نے بطلان حرکت ارض پر ایک سو دس دلیلین قایم
کی ہین مگر افسوس ہی کہ وہ رسالہ ملتا نہین باوجودیکہ اندنونمین مینے
بہت سعی کی مگر دستیاب نہین ہوا افسوس صد افسوس کہ اگر وہ
رسالہ ملجاتا تو اس رسالہ کو اور ہی لطف حاصل ہوتا اور حق یہہ ہی کہ
اگر تمام حالات کو جو ہیئت مین پیش آتے ہین خصوصاً حالات متحیرہ پر غور
کیجاوے تو حرکت زمین کے ماننے پر بہت سے عقدہ پیش
آتے ہین جنکی گرہ کشائی ناخن عقل سے غیر ممکن ہوتی ہی مگر میرے
ذہن مین جو دو تین دلیلین صرف بطلان حرکت زمین پر اسوقت
موجود ہین اونکو بیان کرتا ہون اور اگرچہ یہہ دلیلین تعداد مین قلیل

ہین لیکن دوربینون کی نزدیک یقین ہی کہ بسبب بلند مرتبہ ہونیکے
کثیر التعداد سے اعلی اور افضل اور بہتر ہون فقط پہلی دلیل اب
آپ میری بات سنئیے کہ اگر زمین کو متحرک مانا جاوے تو قوہ محرکہ بہی
ضرور ماننی پڑیگی کیونکہ فعل کا بغیر فاعل کے ہونا محالات سے
ہی اور خود اوس جسم کا جسم ہونا اپنا محرک ہونا نہین ہو سکتا کیونکہ
اگر بسبب جسم ہونیکے متحرک ہو تو لازم آتا ہی کہ جتنے جسم
جہان مین ہین وہ ہمیشہ متحرک رہا کرین اور پہلی بات تو غلط ہی پس پہلی
بات بدرجہ اولی غلط ہوگی اور جب قوہ محرکہ زمین کے لئے مان
لی گئی اور زمین کو متحرک بہی مانا تو اب دو حالسے خالی نہین یا یہہ کہ وہ
حرکت فی الحقیقت زمین ہی کو حاصل ہوئی ہی یا نہین ہوئی بلکہ در حقیقت
اوس چیز کو حاصل ہوئی ہی جو اوس سے ملی ہوئی ہی اور اوسکی

اوسکی حرکت کے سبب زمین بہی حرکت کرتی ہی پہلی حرکت تو
ذاتی ہی اور دوسری عرضی اور ذاتی حرکت کی تین قسمین ہین قسری
ارادی طبعی اسواسطے کہ قوہ محرکہ یا تو خارج سے حاصل ہوتی
ہی یا نہین ہوتی اگر ہوتی ہی تو وہ قسری ہی اور اگر نہین ہوتی
تو وہ دو قسم ہی یا یہہ کہ اوس متحرک کو خود شعور اور ارادہ ہی
کہ سونچ سمجھ کر اور جان بوجھ کر اپنے قصد اور ارادہ سے حرکت
کرتا ہی یا نہین ہی اگر ہی تو وہ حرکت ارادی ہی اور اگر نہین ہی تو
وہ حرکت طبعی ہی پس اس دلیل عقلی انحصاری سے جو دایر ہے
درمیان نفی اور اثبات کے ثابت ہو گیا کہ حرکت ان چار قسمون سے
سوا نہین ہو سکتی اب اگر زمین کی حرکت مانی جاوے تو چار حال سے
خالی نہوگی یا عرضی مانی جاویگی یا ارادی یا قسری یا طبعی

اب ہم کہتے ہین کہ تمنے جو حرکت یومیہ بلبلیہ مغرب سے مشرق کو
زمین کی مانی ہی اور کہتے ہو کہ زمین رات دنمین اپنے مرکز ثقل کے
گرد حرکت کرکر دورہ تمام کرتی ہی تو اب ہم کہتے ہین کہ یہہ حرکت
ارض کی حرکت عرضی تو نہین ہو سکتی کیونکہ تمہاری نزدیک ہی
یہہ بات مسلم ہی کہ زمین کسی دوسری چیز پر دہری ہوئی نہین ہی کہ اوس
دوسری چیز کی حرکت کے سبب حرکت کرتی ہو پس مسلم ہو گیا کہ
ارض کو حرکت عرضی تو نہین اب ہم کہتے ہین کہ زمین کو حرکت ارادی
بہی نہین ہو سکتی کیونکہ اس بات کو تم بہی مانتے ہو کہ زمین کو شعور
اور ارادہ اور قصد نہین ہی اور جب اوسکو ارادہ نہوا تو ثابت ہوا
کہ اوسکو حرکت ارادی بہی نہوگی اسواسطے کہ جب ارادہ ہی نہوا
تو ارادی حرکت کہان سے ہوگی پس یہہ بہی مسلم ہو گیا کہ زمین کو

حرکت ارادی بہی نہین اب ہم کہتے ہین کہ یہہ حرکت یومیہ بلبلیہ
کی جو تمنے زمین کو مانی ہی حرکت قسری بہی نہین ہو سکتی اسواسطے
کہ اس بات کو تم بہی مانتے ہو کہ زمین کو اپنے محور دن پر حرکت
دینے والی کوئی چیز خارج سے نہین ہی یعنی زمین کو اس شبانہ
روزی حرکت کے لئے قوۃ محرکہ خارج سے حاصل نہین ہوتی
بلکہ اللہ تعالی نے اوسکی طبیعت مین یہہ بات رکھہ دی ہی پس
یہہ بہی مسلم ہو گیا کہ زمین کو حرکت شبانہ روزی کی حرکت قسری
بہی نہین اب باقی رہگئی حرکت طبعی وضعی اب ہم دعوی کرتے
ہین کہ زمین کو حرکت طبعی وضعی بہی نہین ہو سکتی کیونکہ زمین کی
ذات مین مبدء میل مستقیم کا ہی اور جس چیز کی ذات مین مبدء
میل مستقیم کا ہوتا ہی وہ مستدیر حرکت نہین کر سکتی تو اب

نتیجہ یہہ نکلے گا کہ زمین بہی مستدیر حرکت نہین کرسکتی اور
یہی ہمارا مطلب ہی مگر اس مطلب کے متحقق ہونیکو ہمارے تئین
لازم ہی کہ دو باتون کو دلیل عقلی سے ثابت کردین ایک یہہ کہ
زمین کی ذات مین مبدء میل مستقیم کا ہی دوسرے یہہ کہ جسکی ذات
مین مبدء میل مستقیم کا ہوتا ہی وہ مستدیر حرکت نہین کرسکتی پہلی
بات کے ثابت کرنیکو ہم یہہ بات کہتے ہین کہ زمین بالطبع مرکز کیطرف
سیدہی حرکت کرنے پر مایل ہی جیسیکہ ہم ظاہر مین اوسکے اجزا مین
دیکھتے ہین کہ جب مٹی کے ڈہیلے کو اوپر سے چہوڑین تو سیدہا
نیچے کو جاتا ہی اور اگر یہہ بات کہو کہ زمین مین بالطبع سیدہی حرکت
کرنیکا میل نہین ہی تو ہم کہتے ہین کہ مٹی کے ڈہیلی کا اوپر سے
نیچے کو آنا تین حال سے خالی نہین یا یہہ کہ کوئی چیز اوسے دفع

دفع کرتی ہی یا کلیۂ زمین کی اوسے کہینچتی ہی یا وہ خود کلیۂ ارض کا
طالب ہی اب ہم کہتے ہین کہ کسی چیز کا دفع کرنا یا کلیۂ ارض کا
اوسے کہینچنا یہہ دو باتین تو باطل ہین نہین تو لازم آتا ہی
کہ چہوٹا ڈہیلا بڑے ڈہیلے سے جلد گر پڑتا کیونکہ قوۃ دافع
کی یا جذب زمین کی تو ہر ایک کی نسبت برابر ہی پس تو چاہیے
کہ چہوٹی چیزین وہ قوۃ زیادہ اثر کرے اور بڑی مین کم
جیسیکہ قوۃ پتہر پہینکنے والے یا گہسیٹنے والیکی مین مشاہدہ
ہوتا ہی کہ اگر پتہر پہینکنے والا چہوٹے پتہر کو پہینکے تو دور جاویگا
اور اگر بڑے کو پہینکے تو ورے گریگا یا یہہ کہ اگر پتہر کہینچنے
والا چہوٹے پتہر کو کہینچے تو جلد کہنچ آویگا اور بڑے پتہر کو کہینچے
تو دیر کر کہنچیگا حالانکہ اوسکے برخلاف ہوتا ہی یعنی بڑا ڈہیلا

جلد گرتا ہی اور چھوٹا دیر کر آ اور اگر یہہ بات کہو کہ چھوٹے ڈھیلے
کو جلد گرنے سے ہوا مانع آتی ہی اور بڑے کو نہین آتی تو ہم
کہینگے کہ یہہ تمہاری دلیل اوس جگہ باطل ہو جاویگی کہ جب ہم کسی
آلہ کی استعانت سے ہوا کو حتی المقدور ایک جگہ سے نکال لین یہان تک
کہ ہوا اتنی ضعیف اور خفیف رہ جاویگی کہ وہ کسی ثقل کو مانع
نہ آسکے گی تو چھوٹی چیز اور بڑی چیز دونو برابر گرینگے اور
حالانکہ اوسوقت یہہ بات چاہیئے تھی کہ چھوٹی چیز بسبب اسکے
کہ قوۃ دفع دافع یا جذب زمین کی اوسمین زیادہ تاثیر کرتی ہی جلد
زمین پر گرتی اور یہہ نہین ہوتا تو معلوم ہوا کہ ڈھیلے کا میل
زمین کے مرکز کیطرف نہ دفع کسی دافع سے ہی اور نہ جذب زمین
سے بلکہ خود اوسمین مبدء میل طبعی کا ہی اور جب یہہ دونو باتین

باطل ہوچکین تو اب تیسری بات بھی باطل ہوگئی یعنے ڈھیلا خود
بھی کلیہ ارض کا طالب نہین ہی اسواسطے کہ اگر یہہ بات ہوتی تو
لازم آتا کہ جب ڈھیلا کنوئے کے کنارہ کے برابر پہونچا کرتا تو
ٹھہر جاتا کیونکہ جس چیز کا طالب تھا اوسکی حد تک پہونچ چکا اور یہہ
نہین ہوتا تو معلوم ہوا کہ وہ خود بھی کلیہ زمین کا طالب نہین ہی
اور جب یہہ تینون باتین باطل ہوگئین تو ہمارا مطلب ثابت ہوگیا
کہ ڈھیلون مین بالطبع مبدء میل مستقیم کا مرکز کیطرف ہی اور جو کہ کل اجزا
سے مرکب ہوتا ہی اسواسطے ساری زمین مین بھی بالطبع مبدء
میل مستقیم کا مرکز کیطرف ہے اس دلیل سے ہماری
پہلی بات ثابت ہوگئی اب ہم دوسری بات کو ثابت کرتے ہین
کہ جسمین مبدء میل مستقیم کا ہی اوسمین مبدء میل مستدیر کا

نہین ہوسکتا یعنی وہ شی مستدیر حرکت نہین کرسکتی اور نہین
تو لازم آتا ہی کہ ایک طبیعت دو مخالف اثرون کو چاہے اسواسطے
کہ حرکت مستقیم جسم کو کسیطرف لیجانا چاہتی ہی اور حرکت مستدیر
جسم کو کسیطرف لیجانا نہین چاہتی اور یہہ دونو آپسمین مخالف
ہین اور ایک طبیعت سے دو مخالف اثرون کا ہونا محال ہی پس
اس دلیل سے ہماری دوسری بات بہی ثابت ہوگئی اور جب
یہہ دونو مقدمہ ثابت ہوچکے تو صاف ہمارا مطلب ثابت ہوگیا
کہ زمین مستدیر حرکت نہین کرسکتی پس جنہون نے زمین کی حرکت
شبانہ روزی مستدیر مانی تہی وہ غلط ہوگئی دوسری دلیل
ہم کہتے ہین کہ زمین کیلئے ارادہ نہین ہی اور جس چیز کیلئے
ارادہ نہین ہوتا وہ حرکت مستدیرہ نہین کیا کرتی اس سے

اس سے نتیجہ یہہ نکلا کہ زمین بہی حرکت مستدیرہ نہین کرتی اور
یہی ہمارا مطلب ہی مگر اس مطلب کے متحقق ہونیکو ہمارے تین لازم ہی
کہ دو باتون کو عقل سے ثابت کردین ایک یہہ کہ زمین کو ارادہ
نہین ہی دوسری یہہ کہ جس چیز کو ارادہ نہین ہوتا وہ حرکت مستدیرہ
بہی نہین کرتی پہلی بات تو ثابت ہوچکی ہی کہ زمین کو ارادہ نہین
ہی چنانچہ اسکا بیان صدر رسالہ مین بمقام ثانی حرکت ہوچکا رہی دوسری
بات کہ جس چیز کو ارادہ نہین ہوتا وہ حرکت مستدیرہ بہی نہین کرتی
اس بات کو ہم اس دلیل سے ثابت کرتے ہین کہ حرکت مستدیرہ
بغیر ارادہ کے نہین ہوتی اسواسطے کہ اگر وہ حرکت ارادی
نہوگی تو یا طبعی ہوگی یا قسری ہوگی کہ یہی تینون قسمین ذاتی
حرکت کی ہین اور طبعی اور قسری حرکت کا مستدیر ہونا محال ہی کہ

اسواسطے کہ حرکت طبعی اوسکو کہتے ہین کہ حالت منافرہ سے
بہاگے اور حالت ملایمہ کو طلب کرے اور حرکت مستدیرہ مین
جس نقطہ سے جسم حرکت کرتا ہی اوسی نقطہ کیطرف متوجہ ہوتا ہی
اور جسطرف سے کہ وہ جسم بالطبع بہاگے پہر اوسکی طرف بالطبع
متوجہ ہونا محال ہی اور یہہ بہی چاہیئے کہ وہ جسم جب حالت ملایمہ
پر پونہچی تو ٹہر جاوے اور جس جسم کو حرکت مستدیرہ ہوتی ہی
وہ کسی جانب نہین ٹہرتا اس سے معلوم ہوا کہ حرکت مستدیرہ طبعی
نہین ہو سکتی اور قسری حرکت کا مستدیر ہونا اسواسطے محال
ہی کہ قسری حرکت اوسکو کہتے ہین کہ بسبب کسی قاسر کے برخلاف
میل طبعی کے ہو اور جہان طبع نہین ہی وہان قسر بہی نہین ہی پس
جب کہ یہہ دونون حرکتین باطل ہوگئین تو وہی حرکت ارادی باقی

باقی رہی اور ثابت ہوگیا کہ حرکت مستدیرہ نہین ہوتی مگر ارادی
تو بس یہہ بہی ثابت ہوگیا کہ جس چیز کے لیئے ارادہ نہین ہی
اوسکے لیئے حرکت مستدیرہ بہی نہین ہی اور یہی ہمارا مطلب تہا اور جب کہ یہہ
دونون مقدمہ ثابت ہوگئے تو ہمارا یہہ مطلب صاف ثابت ہوگیا
کہ زمین کو حرکت مستدیرہ نہین ہی اور جنہونے جو زمین کو حرکت مستدیرہ
مان رکہی ہے وہ تمہارا ماننا غلط ہوگیا تیسری دلیل ہیئۃ جدید مین
علاوہ اس حرکت طبعی وضعی شبانہ روزی کے جسکا ابطال ان دو دلیلون
سے ہوگیا زمین کے لئے ایک اور حرکت مانی ہی یعنی حرکت سالانہ
دایرہ طریق الشمس پر جسکو ہم منطقۃ البروج کہتے ہین اور طریق اس
حرکت کے ماننے کا ہیئۃ جدید مین یہہ ہی کہ وہ لوگ کہتے ہین
کہ زمین تو بہاگتی ہی اور آفتاب اوسکو جذب کرتا ہی اس سبب سے

زمین گرد آفتاب کے دورہ کرجاتی ہی یعنی یہہ حرکت بسبب قوت
محرکہ کے جو خارج سے ہی یعنی جذب آفتاب سے زمین کو پہنچتی
ہی ہوا کرتی ہی یعنی یہہ حرکت سالانہ زمین کی حرکت قسری ہی اور
مستدیر حرکت کا قسری ہونا ابہی باطل ہو چکا ہی اس دلیل سے
کہ جب اوسکی طبع نہین تو قسر بہی نہین لیکن یہہ دلیل مقام پر
مکرراتی تہی اسواسطے ہمنے اوسکو پسند نہ کیا اور ایک اور دلیل
اوسکے بطلان پر بیان کرتے ہین کہ اوس سے زیادہ قوی ہے
اور اوس دلیل کے بیان کرنے کو ہم کہتے ہین کہ زمین کی سالانہ
حرکت غیر متناہی ہی اور جو غیر متناہی حرکت ہوتی ہی وہ جسمانی قاسر سے
صادر نہین ہو سکتی تو اب نتیجہ یہہ نکلا کہ زمین کی سالانہ حرکت
یہی جسمانی قاسر سے صادر نہین ہو سکتی اور یہی ہمارا مطلب ہے

مطلب ہی تمام اس مطلب کے متحقق ہونیکو ہمارے تین دو باتون کا
ثابت کرنا چاہیے اول یہہ کہ زمین کی سالانہ حرکت غیر متناہی
حرکت ہی دوسری یہہ کہ جو غیر متناہی حرکت ہی وہ جسمانی قاسر سے
صادر نہین ہو سکتی پہلی بات تو ثابت ہی اسواسطے کہ اگر زمین
کی غیر متناہی حرکت نمانی جاے تو متناہی مانی جاویگی نہین تو ارتفاع
نقیضین لازم آویگا اور جب متناہی مانی جاویگی تو اوسکا
ختم ہونا ضرور ہوگا اور جب حرکت ختم ہو جاویگی تو زمین ساکن ہوگی
اور انقلاب فصول اور گردش ایام مین فتور عظیم واقع ہو جاویگا
اور یہہ خلاف واقع ہی اور تمہاری نزدیک بہی غلط تو اس دلیل سے
ہمارے پہلی بات تو ثابت ہو گئی رہی دوسری بات اوسکو ہم
اس دلیل سے ثابت کرتے ہین کہ قوہ محرکہ جسمانی اس بات پر

٢٦

قادر نہین ہوتی ہی کہ دوسری چیز کو غیر متناہی حرکتین دے سکے
کیونکہ ہر جسم قابل تجزیہ کے ہے پس قوۃ جسمانی بہی قابل تجزیہ کے
ہوگی اور جب قوت جسمانی کا ہم تجزیہ فرض کرین تو اوسکا ہر ایک جزو
اوس چیز کے کسی جزو کے حرکت دینے پر قادر ہوگا اور وہ ساری
قوۃ اوس ساری چیز کی حرکت دینے پر قادر ہوگی اور نہین تو جزو
تاثیر مین کل کے برابر ہوجاویگا اور یہہ نہین ہوسکتا کیونکہ جزو ضعیف
ہی اور کل قوی اور ضعیف قوی کے برابر نہین ہوتا اور جبکہ اسطرح
بات ٹہر گئی تو اب وہ ساری قوۃ جسمانی غیر متناہی حرکت پر قادر نہین
ہوسکتی کیونکہ دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ اوس قوۃ کا ایک
جزو سب متناہی حرکتون پر قادر ہی یا غیر متناہی حرکتون پر اور غیر متناہی
باطل ہی کیونکہ ساری قوۃ تو اوس سے زیادہ پر قادر ہی جسپر

[illegible]

٢٧

جسپر اوسکا جزو قادر تہا اور جسپر جزو قادر تہا اگر وہ غیر متناہی
ہون تو زیادتی غیر متناہی پر لازم آتی ہی اور یہہ بات محال ہی
اسواسطے کہ اگر غیر متناہی پر زیادتی مانی جاوے تو وہ غیر متناہی
غیر متناہی نہین رہتا پس تو اس سے ثابت ہوا کہ جزو قوۃ جسمانی
کا متناہی حرکتون پر قادر ہی اور جب ایک جزو متناہی حرکتون پر
قادر ہوا تو اوس قوۃ جسمانی کا ہر ایک جزو اسیطرح حرکت متناہی
پر قادر ہوگا اور جو کہ اجزا سے ملکر کل بنتا ہی تو ساری قوۃ
جسمانی بہی متناہی حرکتون پر قادر ہوگی پس اس سے ثابت
ہوا کہ قوۃ محرکہ جسمانی جیسا کہ شمس تہا غیر متناہی حرکتین نہین دے سکتی
اور یہی ہمارا مطلب تہا اور جب کہ یہہ دونو مقدمہ ثابت ہوگئے
تو ہمارا مطلب بخوبی متحقق ہوگیا کہ زمین کی سالانہ حرکت جسمانی

قاسر سے نہین ہوسکتی اور تمنے جو زمین کی سالانہ حرکت
قاسر جسمانی یعنے آفتاب سے مان رکھی ہی غلط ہوگئی فقط یہہ اعتراض
تو روزانہ اور سالانہ حرکت پر ہے اور ہیئتہ جدید مین جو تیسری
حرکت زمین کی مانی ہی جس سے ثوابت کا دورہ پورا ہوتا ہی
اوسکی امتناع پر اور نیز بنظر حالات خمسہ متحیرہ سیکے امتناع حرکت
ارض پر دلیلین قایم ہوسکتی ہین لیکن بسبب عدیم الفرصتی سے
اسی پر اکتفا کیا گیا اگر پہر کبہی زمانہ فرصت دیگا تو وہ بہی انشاء اللہ تعالیٰ
لکہی جاوینگی اب تو اس بات پر کلام ختم کرتے ہین کہ

+ ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار +